فضیلۃ الشیخ ابو عمر فضل الحق عبد الکریم

قسط ۲

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا ثبوت

آٹھویں حدیث "عَنْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ"

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے"

اس کو امام بیہقی نے کتاب القرأۃ ص۴۷ میں روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ اور جو اس میں لفظ زیادہ ہے، وہ بھی صحیح اور بہت سی وجوہات سے مشہور ہے۔ اسی طرح کنز العمال جلد ۴ ص۲۸ پر بھی ہے۔ امام بیہقیؒ طرق سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے، چاہے وہ امام ہو یا غیر امام۔ اور امام طبرانی نے بھی معجم کبیر میں روایت کیا ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو سورہ فاتحہ پڑھے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص (یعنی فاسد و باطل) ہے (بیہقی کتاب القرأۃ)

نویں حدیث "عَنْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ سورہ فاتحہ پڑھے۔"

اس کو طبرانی نے معجم الکبیر میں روایت کیا۔ اسی طرح کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۹۶ پر بھی ہے ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کی سند کے راوی مضبوط ہیں۔ جامع الصغیر میں بھی یہ روایت اس طرح آئی ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ سورہ فاتحہ پڑھے۔

دسویں حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ"

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو نماز بے کار ہے۔"

اس کو احمد، ابن ماجہ اور طحاوی نے روایت کیا۔

گیارھویں حدیث

"عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَاَقْبَلَ عُبَادَةُ وَاَنَا مَعَهٗ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَهٗ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الخ!"

"نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے، نافع نے فجر کی نماز کے متعلق بتایا کہ ابو نعیم موذن نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور ابو نعیم ہی نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ عبادہؓ اور میں دونوں نماز کی طرف متوجہ ہوئے اور ابو نعیم کے پیچھے ہم نے صف باندھی۔ ابو نعیم جہری قرأت کر رہے تھے تو عبادہ نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کی جب وہ نماز پوری کر چکے تو میں نے عبادہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے سُنا ہے، حالانکہ ابو نعیم زور سے قرأت کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا، ہاں! ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی (آخر تک، پہلی حدیث کی طرح)

اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بارھویں حدیث

حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ

بْنِ حُرَيْثِ الْعَبْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔"

"حدیث بیان کی ہم کو وکیع نے، وہ اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے عیزار بن حریث عبدی سے روایت کیا۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھو۔"

اس کو مصنف میں ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔

تیرھویں حدیث

"عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قِيلَ لَهُ تَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِنَّا لَنَفْعَلُ۔"

"حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ ہشام بن عامر نماز کے لیے آئے۔ چوں کہ وہ تیز تیز چل کر آئے تھے اور نماز میں شامل ہو گئے اس لیے ان کا سانس پھولا ہوا تھا تو امام کے پیچھے (ذرا) آواز سے پڑھنے لگے۔ جب نماز پوری کی تو ان سے کہا گیا کہ آپ امام کے پیچھے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہم ایسا کرتے ہیں۔"

اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا۔ ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الفوائد میں کہا کہ اس روایت کے راوی مضبوط ہیں۔

آثارِ صحابہ رضؓ

۱۔ حضرت یزید کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں (کیا خیال ہے؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا اگرچہ آپ (امام) ہوں؟ انھوں نے جواب دیا اگرچہ میں (امام) ہوں۔ میں نے کہا اگرچہ آپ جہر سے قرأۃ کر رہے ہوں؟ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا اگرچہ جہری قرأت کر رہا ہوں (تب بھی سورہ فاتحہ پڑھ لو۔)

(روایت کیا اس کو دارقطنی نے صنہ ۱۲۰ پر)

۲۔ عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھا کرو۔

(روایت کیا اس کو دارقطنی نے اور اس کی سند صحیح ہے)

۳۔ ابو العالیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں پوچھا کہ میں نماز میں قرأت کروں؟ تو انھوں نے کہا کہ میں بیت اللہ شریف کے پروردگار سے بغیر قرأت کی نماز پڑھتے ہوئے شرما جاتا ہوں۔ کم سے کم سورہ فاتحہ ہی سہی (مگر پڑھتا ضرور ہوں)

۴۔ ابو مغیرہ سے روایت ہے وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

(امام بخاریؒ نے اس کو جزء القرأۃ میں روایت کیا)

۵۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔ (بخاری۔ جزء القرأۃ)

۶۔ حضرت ابو السائب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ امام جب جہری نماز پڑھا رہا ہو تو؟ انھوں نے کہا تجھے خرابی ہوا ے فارسی! سورہ فاتحہ آہستہ آہستہ پڑھ لو۔ (بخاری۔ جزء القرأۃ)

۷۔ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ امام کے پیچھے ظہر و عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورت پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ (بخاری۔ جزء القرأۃ)

۸۔ ابو نضرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا سورہ فاتحہ ضرور پڑھو۔ (بخاری۔ جزء القرأۃ)

۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتی تھیں۔

(بخاری۔ جزء القرأۃ)

۱۰۔ یزید بن فقیر سے روایت ہے کہ وہ رجاء بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم امام کے پیچھے ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی اعتراض کرنے والا اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی، یہ نہیں فرمایا کہ ہر رکعت میں پڑھنا چاہیے۔ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ۔

"اِقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ اسْجُدْ ثُمَّ ارْفَعْ فَإِنَّكَ إِنْ أَتْمَمْتَ صَلٰوتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَأَنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلٰوتِكَ"

"تم پہلے قرأت کرو، پھر رکوع کرو، پھر سر اُٹھاؤ، پھر سجدہ کرو، پھر سر اٹھاؤ۔ اگر تم اس طرح نماز ادا کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی، ورنہ تم اپنی نماز ناقص کر بیٹھو گے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں قرأت، رکوع، سجدہ کا بیان کر کے حکم دیا کہ اس طرح وہ اپنی نماز پوری کرے جس طرح پہلی رکعت کا بیان فرمایا، اور اس حدیث میں پوری نماز کے لیے یہ بیان ہے۔ ایک رکعت کو چھوڑ کر ایک رکعت کے لیے نہیں۔

(بخاری۔ جزء القرأۃ ص۴۴)

ابو قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاروں رکعت میں قرأت کرتے تھے۔ اگر کوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے دلیل پکڑے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک رکعت میں پڑھنا بھول گئے تو انھوں نے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ دو مرتبہ پڑھی۔ تو اس دلیل پکڑنے والے سے کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ واضح ہے کہ آپؐ نے فرمایا، تم پہلے قرأۃ کرو اور پھر رکوع میں جاؤ۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے قرأت بتائی ہے اور کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف رکوع اور سجدہ کے بعد قرأت کرے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے اپنی بات چھوڑ دیتے تھے۔ حالانکہ یہ کہیں ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے سُنتِ نبیؐ سمجھ کر یہ کام کیا، پہلی رکعت میں بھول گئے تو دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا اشد ضروری جانتے تھے۔ پس جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضرت عمر رضؓ کی پیروی کرنا چاہے، وہ سورہ فاتحہ ضرور پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا" "اگر تم رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے"۔ پس قرأت رکوع اور سجدہ سے پہلے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ" "ہم وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔"

(بخاری جزء القرأۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ "خداج" یعنی بے کار ہے۔ اس حدیث میں ایک نماز کو مخصوص کر کے دوسری نماز کو بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھنا نہیں بتایا (بلکہ ہر نماز چاہے وہ اکیلے ہو یا امام کے ساتھ، جہری ہو یا سری، فرض ہو یا نفلی ہر ایک نماز کے لیے سورہ فاتحہ ضروری ہے) ابو عبید کہتے ہیں کہ "خِداج" کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹنی اپنا ناتمام بچہ لوتھڑے کی صورت میں گرا دے جس مُردار سے کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچے (ایسی ہی بغیر سورہ فاتحہ والی نماز ہے) (بخاری جزء القرأۃ ص۴۸)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا ہم کو حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی یحییٰ بن یوسف نے، کہا کہ ہم کو خبر دی عبد اللہ نے، انھوں نے ایوب سے روایت کیا، انھوں نے ابو قلابہ سے روایت کیا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو نماز پڑھائی۔ جب نماز پوری کی تو آپؐ نے اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے پوچھا کیا تم اپنی نماز میں اُس وقت پڑھتے ہو جب امام قرأت کر رہا ہو؟ صحابہ رضؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے تین مرتبہ پوچھا تو کسی کہنے والے یا کہنے والوں نے کہا کہ ہم ایسا کرتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ تم صرف سورہ فاتحہ آہستہ آہستہ پڑھ لیا کرو۔ (بخاری۔ جزء القرأۃ ص۵۵)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی امام بخاری نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی قتیبہ نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی محمد بن ابی عدی نے، وہ روایت کرتے ہیں امام محمدؒ سے، وہ روایت کرتے ہیں امام اسحٰقؒ سے، وہ مکحولؒ سے، وہ محمود بن ربیع سے، وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپؐ کو قرأت کرنا مشکل ہو گیا۔ پس آپؐ نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔ کیوں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔ (بخاری۔ جزء القرأۃ ص۵۵)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا کہ حدیث بیان کی ہم کو امام بخاری نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی موسیٰ نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی حماد بن ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں ابو قلابہ سے، وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھو۔

(جزء القرأۃ صـ۵۵)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی امام بخاری نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی اسحٰق نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی عبدہٗ نے کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی محور نے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں، وہ محمود بن ربیع انصاری سے اور وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپؐ کو پڑھنا مشکل ہو گیا، جب آپؐ نماز سے پھرے تو فرمایا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو، انھوں نے کہا، ہاں بخدا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ صرف سورہ فاتحہ پڑھو۔ کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی (بخاری، جزء القرأۃ صـ۵۶)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی امام بخاری نے، کہا کہ حدیث بیان کی ہم کو حفص بن عمر نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی ہمام نے، وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے، وہ زرارہ سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی، جب نماز پوری کی تو فرمایا: تم میں سے کس نے پڑھا؟ ایک آدمی نے کہا میں نے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی آدمی مجھے خلجان میں مبتلا کر رہا ہے۔ (جزء القرأۃ صـ۵۶)

حدیث بیان کی ہم کو محمود نے، کہا کہ حدیث بیان کی ہم کو بخاری نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی موسیٰ نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی حماد نے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں، وہ زرارہ سے، وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی ایک نماز پڑھائی۔ پس فرمایا کس نے "سَبِّحِ اسْمَ" پڑھی تھی؟ ایک نے کہا میں نے، آپؐ نے فرمایا مجھے ایسا لگا جیسے کوئی آدمی مجھے خلجان میں مبتلا کر رہا ہے۔ (جزء القرأۃ صـ۵۶)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی امام بخاری نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی عمر بن علی نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی ابنِ عدی نے، وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے، وہ روایت کرتے ہیں علاء بن عبدالرحمٰن سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر وہ نماز جس میں قرأت نہ کی جائے ناقص ہے، پوری نہیں ہے۔ تو میرے والد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، جب میں امام کے پیچھے ہوں تب؟ تو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اے فارسی! یا یہ کہا

کہ اے ابنِ فارسی! آہستہ آہستہ پڑھ لو۔ (بخاری۔جزءالقرأۃ ص۵۶)

"اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا" جب امام پڑھے تو خاموش رہو" کی تحقیق

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سلیمان تیمی نے اور عمرو بن عامر نے قتادہ سے روایت کیا، وہ یونس بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، وہ عطاء سے، وہ موسیٰ سے ایک لمبی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جملہ بھی روایت کرتے ہیں۔ "اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔ جب امام پڑھے تو خاموش رہو" حالانکہ سلیمان نے قتادہ سے یہ جملۂ زائد سننے کا ذکر نہیں کیا اور نہ قتادہ نے یونس بن جبیر سے سُنا۔ اور ہشام، سعید ہمام، ابوعوانہ، ابان بن یزید اور عبیدہ نے بھی قتادہ سے یہ حدیث روایت کی ہے مگر اِن سبھوں نے یہ جملہ ذکر نہیں کیا کہ "جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو" اور اگر اس کو صحیح بھی مان لیں تو سورہ فاتحہ کے علاوہ قرأت کے لیے ہے۔ اور سورہ فاتحہ امام کے ٹھہرنے اور سکتہ کی حالت میں پڑھ لے۔ لیکن سورہ فاتحہ کو ترک کرنا تو اس حدیث سے بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

ابو خالد الاحمر نے ابن عجلان سے روایت کیا اور انھوں نے زید بن اسلم سے یا کسی اور سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امام اس لیے بنایا گیا تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اور اس روایت میں یہ لفظ زیادہ کیا "جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو"

ابو خالد الاحمر کی روایت کی صحت کو جب ہم پرکھیں تو یہ زائد جملہ نہیں پایا جاتا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ راوی اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ (کیوں کہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بالکل اس کے برعکس روایتیں موجود ہیں چنانچہ محمود نے امام بخاری سے روایت کیا، کہا ہم کو عثمان نے، ان کو بکر نے حدیث بیان کی، وہ ابنِ عجلان سے، وہ مصعب بن محمد اور قعقاع اور زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو صالح سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، لیکن ان سب نے یہ جملہ روایت نہیں کیا کہ "جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو"

ابو السائب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے آہستہ آہستہ پڑھ لیا کرو۔

اور عاصم نے کہا ابو صالح سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ "امام جہری قرأت کرے تو اس میں بھی پڑھو" اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ پس اگر کوئی شخص امام کے وقف اور سکتہ کی حالت میں سورہ فاتحہ پڑھ لے تو وہ خالد الاحمر والی روایت کے بھی خلاف نہیں ہوگا۔ اور سہیل اپنے والد سے' وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس سند والی روایت میں تو ابو خالد الاحمر نے بھی اس زائد جملہ "خاموش رہو" کی متابعت نہیں کی ہے۔ (دیکھو، جزء القرأت ص۵۷-۵۸)

ہم کو حدیث بیان کی محمود نے، کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا کہ ہم کو حدیث بیان کی صدقہ نے، کہا کہ ہم کو خبر دی عبداللہ بن رجاء نے' وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عثمان بن خیثم سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیرؓ سے کہا کہ میں امام کے پیچھے پڑھوں؟ انھوں نے کہا، ہاں اگرچہ تم امام کی آوازِ قرأت سُن رہے ہو۔ کیا ان اماموں میں ایسے بھی ہو گئے ہیں جنھوں نے وہ نئی باتیں نکال لیں جسے سلف صالحین نہیں کرتے تھے۔ وہ اسلافِ کرام کہ جب کوئی ان میں سے امامت کرتا تو تکبیر اولیٰ کے بعد اتنی دیر خاموش رہتا کہ اُسے گمان ہوتا کہ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں نے سورہ فاتحہ پڑھ لی، پھر وہ قرأت کرتا اور لوگ خاموش رہتے۔ حاکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں جلدی کرتا ہوں اور سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہوں۔

(بخاری۔ جزء القرأۃ ص۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے لیکن کوئی تعیین نہیں فرمائی، اس لیے جب بھی پڑھ سکیں پڑھ لیں۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں اور تائید میں امام مکحول رحمہ اللہ کا یہ بیان لائے ہیں "قَالَ مَكْحُولٌ اِقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ وَلَا تَتْرُكْهَا عَلَى حَالٍ"۔ (ابو داؤد مجتبائی جلد اول ص۱۲۷)

"سورہ فاتحہ امام کے پڑھنے سے پہلے، امام کے ساتھ اور امام کے پڑھنے کے بعد (کبھی بھی) پڑھ لو۔ اور کسی بھی حال میں اس کا پڑھنا نہ چھوڑو۔"

أسأل الله تعالى أن يوفقنا والمسلمين العمل بالكتاب والسنة۔

تخريج الاحاديث واسماء الكتب والصفحات

وثبوت قراءة الفاتحة خلف الامام

ماجاء انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ الترمذی تحفۃ الاحوذی جزء ۲ ص۵۹۔

باب ایجابِ القرأۃ فی الصّلوٰۃ بفاتحہ الکتاب ونفی الصّلوٰۃ بغیر قرأتھا۔ صحیح ابنِ خزیمہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۶۔

باب من ترک القرأۃ فی صلوٰتہٖ بفاتحۃ الکتاب۔ ابوداؤد۔ جزء ۱ صفحہ ۳۰۰۔

ایجاب قرأۃ الفاتحۃ فی الصّلوٰۃ۔ النّسائی۔ الجزء الثّانی صفحہ ۱۲۷۔

باب القرأۃ خلف الامام۔ ابنِ ماجہ الجزء الاول صفحہ ۲۷۳۔

باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کلّ رکعۃ۔ مسلم النّووی الجزء الرابع مجلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

وجوب القرأۃ للامام والمأموم فی الصّلوٰۃ کلّہا۔ بخاری الجزء الاول صفحہ ۱۸۱ طبع مصری مجلد ۱۔

حدیث عبادۃ لاصلوٰۃ لمن لّم یقرأ فیہا بفاتحہ الکتاب۔ تلخیص الجبیر الجزء الاوّل مع مجلد ۱ صفحہ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۳۔ ۲۳۶۔

لاصلوٰۃ الّا بفاتحۃ الکتاب۔ نصب الرّایہ مجلد ۱ صفحہ ۳۶۳۔

باب القرأۃ خلف الامام۔ شرح معانی الآثار مجلد ۱ صفحہ ۲۱۵۔

القرأۃ خلف الامام فیما یجہر فیہ القرأۃ۔ شرح الزّرقانی موطا مالک مجلد ۱ صفحہ ۱۷۵۔

الرّسالہ للامام الشّافعی مجلد ۱ صفحہ ۹۳۔

المنتقیٰ من اخبار المصطفیٰ مجلد ۱۔ وجوب القرأۃ بفاتحہ صفحہ ۳۸۰۔

باب ما جاء فی قرأۃ المأموم والنصاتہ اذا سمع امامہ۔ المنتقیٰ من اخبار المصطفیٰ صفحہ ۳۸۴۔

القرأۃ خلف الامام، تنویر الحوالک شرح موطا مالک جزء ۱ صفحہ ۱۰۶۔

باب لاصلوٰۃ الّا بفاتحۃ الکتاب۔ سنن الدّارمی الجزء الاول مجلد ۱ صفحہ ۲۸۳۔

باب من ترک الفاتحۃ فی صلوٰتہٖ۔ معالم السّنن للخطابی مجلد ۱ صفحہ ۳۸۷۔

باب فرصتہ القرأۃ فی کلّ رکعۃ بعد التّعوذ۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَن اُنادی لاصلوٰۃ الّا بقرأۃ فاتحۃ الکتاب۔ سنن البیھقی مجلد ۲ صفحہ ۳۷۔ کتاب الصلوٰۃ۔

واٰخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین ط

وصلی اللہ علیٰ محمّد واصحابہ اجمعین۔